بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
REGD NO. P/GDP-3.

جلد ۲۸
شمارہ ۳۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ:-
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The WEEKLY BADR Qadian PIN 143516.

۶ شوال ۱۳۹۹ ہجری | ۳۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش | ۳۰ اگست ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۲۰ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی خدا تعالیٰ کے فضل سے بعافیت ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ!

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار۔ عید الفطر کی پرمسرت تقریب

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز پڑھائی اور خطبۂ عید ارشاد فرمایا!

قادیان ۲۵ ظہور (اگست)۔ آج صبح نو بجے سے پہلے ساکنینِ قادیان کے علاوہ کثیر تعداد میں مضافاتِ قادیان اور باہر سے تشریف لائے ہوئے مہمان نمازِ عید ادا کرنے کی غرض سے مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ مستورات کیلئے مسجد مبارک میں نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ٹھیک نو بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے تشریف لا کر پہلے عید کا دوگانہ پڑھایا پھر مطابق سنتِ نبوی خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔

قبل اس کے کہ روزِ عید کی مختصر روئیداد درج کی جائے، قارئینِ بدر کی دلچسپی کے لئے قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جا رہی ہے۔

نمازِ تراویح

رمضان المبارک کی ایک خصوصی عبادت وہ نوافل ہیں جو باجماعت بعد نمازِ عشاء پڑھے جاتے ہیں اور جنہیں اسلامی اصطلاح میں نمازِ تراویح کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کا دور ان نوافل میں مکمل کئے جانے کا اہتمام کیا جاتا ہے حسبِ سابق اس سال بھی مسجد اقصیٰ میں نمازِ تراویح اور مسجد مبارک میں باجماعت نمازِ تہجد کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد اقصیٰ میں تراویح کی نماز میں مستورات کی شرکت کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ باوجود شدید گرمی کے احباب و خواتین اور بچے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ نوجوانوں کے حوصلے اس وقت شہر جاتے جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پیرانہ سال صحابی کو تراویح کی پوری نماز کھڑے ہو کر ادا کرتے دیکھتے نہ صرف یہ بلکہ اس جوان دل، پیرانہ سال صحابی، حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب نے اعتکاف جیسی پُرمشقت عبادت بھی بجا لانے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس بزرگ کی دعائیں خود ان کے اور سلسلہ کے حق میں قبول فرمائے اور ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے آمین

عزیز حافظ مرزا طاہر احمد ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم نے بڑی ہمت سے نمازِ تراویح پڑھانے کا فریضہ سرانجام دیا اور ۲۸ رمضان المبارک کو قرآن مجید کا دور مکمل کیا جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اسی طرح مکرم حافظ اسلام الدین صاحب مسجد مبارک میں نمازِ تہجد پڑھاتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی احسن جزا دے آمین۔

درسِ قرآن مجید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

(آگے سلسلہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

احباب جماعت کے نام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عید کی مبارکباد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام برقی پیغام میں تمام احباب جماعت کو عید الفطر کے موقع پر مبارکباد کا تحفہ ارسال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"تمام احبابِ جماعت کو عید مبارک کا پیغام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔"

(خلیفۃ المسیح)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۶ رمضان مطابق ۱۰ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے آیتِ قرآنی

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

(آل عمران: ۱۹۵)

کی تفسیر بیان فرمائی اور دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے خدا تعالیٰ کے ان انعامات کا ذکر کیا جو کہ اس نے اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے بندوں کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور نے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں انعامات کو حاصل کرنے کی شرائط کا بھی ذکر کیا اور ان فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ اس ضمن میں خدا کے بندوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس آیتِ قرآنی میں ان شرائط کو پورا کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جن سے انعامات خداوندی مشروط ہیں۔ آپ نے متعدد دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ خدا کے انعامات حاصل کرنے کے لئے شرائط کے طور پر خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان لانا، توحیدِ خالص کے عقیدے پر پوری سختی سے قائم رہنا، ایمانی حالت میں زندگی گزارنا، موقع محل کے مطابق اعمال بجا لانا، خدا تعالیٰ کی خاطر ہر چیز کو قربان کر دینا، فنا کی حالت طاری کر کے ایک نئی زندگی پانا، ایمان باللہ کے تحت جن چیزوں کے واقعے

(آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

(مسلسل از صفحہ اوّل کالم ۳)

رمضان المبارک کے آداب میں سے سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کی جائے ـــــ قادیان میں ایک عام آدمی کے لئے بھی جو تلاوت قرآن مجید کا بذات خود کچھ زیادہ اہتمام نہ کرپاتا ہو، کم از کم چار دَور قرآن مجید کے ہو ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر آدمی سحری کے بعد سے لے کر سونے کے وقت تک کم از کم ایک پارے کی تلاوت تو کر ہی لیتا ہے۔ پھر بعد نماز ظہر تا عصر جو درس قرآن مجید کا پروگرام ہوتا ہے اسمیں سب سے پہلے کم و بیش ایک پارے کی تلاوت کی جاتی ہے۔ سامعین اپنے اپنے قرآن پر دیکھتے اور سنتے جاتے ہیں۔ اس کے بعد درس دینے والا اُس تلاوت کردہ حصّہ کا بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر، احباب کو سناتا ہے۔ اور پھر نماز تراویح میں قرآن مجید کا ایک دَور مکمل کیا جاتا ہے۔ گویا اس طرح تین مرتبہ ناظرہ اور ایک مرتبہ باترجمہ و تفسیر کُل چار دَور قرآن کریم کے بآسانی ہو جاتے ہیں۔ اِس کے علاوہ ہر ایک کی اپنی اپنی ہمت ہے جس کے مطابق وہ اس مبارک مہینے میں زیادہ سے زیادہ دَور قرآن مجید کے مکمل کرتا ہے۔

اِس مرتبہ محترم حضرت صاحبزادہ وسیم احمد صاحب علاوہ مندرجہ ذیل احباب کو مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر تا عصر قرآن مجید کا درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی:-

مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

" مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ

" مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش

" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ

" مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال

" مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی

" مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ

" مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال

خاکسار محمد انعام غوری

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے احسن جزا دے۔ آمین۔

دُعائے ختمِ القرآن مجید

مؤرخہ ۲۹ رمضان المبارک کو عصر کی نماز سے پہلے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کے درس کے ساتھ قرآن مجید کا دَور مکمل ہوا۔ بعدہٗ دُعاؤں کے اعلانات کئے گئے۔ عصر کی نماز کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مبلغین اسلام اور ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے عموماً اور غلبۂ اسلام کے لئے خصوصاً دُعا کی تحریک کرنے کے بعد لمبی پُرسوز دُعا فرمائی۔ اِس اجتماعی دُعا میں جملہ احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے۔ اللہ اس دُعا کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے آمین۔

درسِ حدیث شریف

مسجد مبارک میں روزانہ بعد نماز فجر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ حدیث بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔ اور رمضان المبارک کے مسائل۔ اخلاقی و روحانی تعلیمات پر مشتمل احادیث اور اسلامی تاریخ سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات اور احادیث سُنا کر حاضرین کو محظوظ فرماتے رہے۔ جزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ احباب و خواتین نہایت شوق سے اس مجلس میں شریک ہوتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہے ـــ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نے بعد نماز فجر حدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اعتکاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک سنّت تھی کہ آپؐ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے رہے۔ اسی سنّتِ نبویؐ کی پیروی میں گذشتہ سالوں کی طرح اس رمضان کے آخری عشرہ میں بھی قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں چالیس مرد و زن نے اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل کی ـــ امسال ۲۹ رمضان المبارک کو شوال کا چاند نظر نہ آنے کے سبب تیس روزے مکمل کئے گئے اور تیسویں روزے کے افطار اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد جملہ معتکفین و معتکفات، دس روز کی مخصوص عبادات اور شبانہ روز دُعاؤں کی توفیق پانے کے بعد اپنے اعتکاف کو مکمل کرکے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دلی دُعاؤں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں واپس لوٹ آئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اعتکاف اور ان کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین۔

یہ امر بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی بلکہ پہلے سے زیادہ تعداد میں اندرون و بیرونِ ہند سے احمدی احباب خاص طور پر احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی مقدس سرزمین میں رمضان المبارک کے لیل و نہار گذارنے اور شعائر اللہ میں دُعائیں کرنے اور مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں اعتکاف کی عبادات بجالانے کی غرض سے رمضان المبارک کے شروع ہونے سے پہلے ہی قادیان تشریف لے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی جملہ خواہشات اور ان کی مرادوں کو پورا فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ آمین۔

روزِ عید

تیس رمضان المبارک کو جب یہ رحمت مغفرت اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے مخلصی حاصل کرنے والا بابرکت مہینہ ہم سے رخصت ہوا تو آنحضرت صلعم کی سنّت مبارکہ کے مطابق اگلے روز یکم شوال کو جہاں تمام عالم اسلام نے عید کی خوشیاں منائیں، وہاں مقامی طور پر قادیان میں بھی عید کی پُرمسرت تقریب منائی گئی ـــ نماز عید کا دوگانہ پڑھانے کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے عید الفطر کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج وہ خوشی کا دن ہے جو باربار لوٹ کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ یہ خوشی کا دن ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا۔ آج ہم یہاں ماہ رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روزے اور دیگر خصوصی عبادات بجالانے کی توفیق پانے پر، خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا روزہ ایک ایسی عبادت ہے جسمیں سوائے حج کے اسلام کے تمام بنیادی ارکان آجاتے ہیں۔ اس عبادت میں نماز بھی ہے زکوٰۃ بھی ہے نوافل بھی ہیں۔ اور پھر جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر روزہ دار کو یہ خوشخبری سُنائی ہے کہ اگر اُس کا روزہ پُوری شرائط کے ساتھ ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو تو اس کی جزا خود خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس طرح کہتے ہیں۔ "ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں" تو خالق کائنات کی جب رضا حاصل ہوگئی تو دنیا جہان کی دینی و دنیاوی نعمتیں بیچ میں ہی آگئیں۔

آنمحترم نے فرمایا روزہ کی عبادت اور رمضان المبارک کا یہ بابرکت مہینہ اپنے اندر بہت سے سبق لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ مومنوں کے تزکیہ نفس اور ان کی روحانی ترقیات کے علاوہ قومی یکجہتی۔ نوعِ انسان کی ہمدردی اور باہمی بھائی چارہ کی رُوح پیدا کرنے کا موجب ہے۔ عید سے پہلے ہر مسلمان حتیٰ کہ شیر خوار بچوں پر بھی فطرانہ واجب ہے۔ یہ ایک ایسا صدقہ ہے جو سب سے لیا جاتا ہے اور قوم کے غرباء کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہوسکیں۔ پھر فدیۃ الصیام ہے۔ عید فنڈ ہے اور زائد صدقہ و خیرات ہے یہ سب رمضان المبارک کی خصوصیات میں سے ہے۔

آنمحترم نے فرمایا بے شک یہ عید کا دن ہمارے لئے خوشی کا دن ہے مگر ہماری حقیقی عید اور کامل خوشی کا وہ دن ہوگا جب ساری دنیا محسن انسانیت۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر خدائے واحد لاشریک کی پرستار بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسی غرض کے لئے آنحضرت صلعم کے روحانی فرزند جلیل بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بناکر مبعوث فرمایا ہے۔ آپؑ کی بعثت کے ساتھ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم شروع ہوچکی ہے اور اب انشاء اللہ جلد ہی غلبۂ اسلام کی فجر طلوع ہونیوالی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس آسمانی مہم میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں، ان سے ہم کما حقہٗ عہدہ برآ ہوں ـــ

آخر میں آپ نے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے تلقین فرمائی کہ ہر احمدی کے دل سے یہ عارفانہ صدا بلند ہونی چاہیئے۔

خطبۂ ثانیہ کے بعد آنمحترم نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ عید مبارک کا پیغام، احباب جماعت کو سُنایا بعدہٗ بیرون و اندرون ہند سے بذریعہ ٹیلیگرام عید مبارک کا تحفہ بھیجنے والے احباب کے نام پڑھ کر سُنائے اور مختلف دُعاؤں کی تحریک کرنے کے بعد اجتماعی دُعا فرمائی۔

اجتماعی دُعا کے بعد احباب باہم بغلگیر ہوئے اور ایکدوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے خوشی خوشی گھروں کو لوٹے۔

اس مرتبہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم بیرونی ممالک کے طلباء میں سے تین افریقی۔ دو انڈونیشین طالبعلم اور کبابیر (فلسطین) کے ایک مخلص خاندان کے نوجوان حسن محمود احمد عودہ بھی عید میں شریک تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ مضافات قادیان میں رہنے اور کام کرنے والے کئی ایک مسلمان دوست بھی نماز عید ادا کرنے کی غرض سے قادیان آئے ہوئے تھے جملہ مہمانان کرام کی بعد نماز عید لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تواضع کی گئی

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس مبارک مہینے کی برکات کو زندہ رکھنے اور ہمیشہ نیکی پر قائم رہنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

مُرتّبہ :

(محمد انعام غوری)

خطبہ جمعہ

چوبیس قرآنی احکام جن کی پابندی کرنا ہر روزہ دار کیلئے ضروری اور لابدی ہے!

روزہ کے آداب میں سے ایک بڑا ادب قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت اور خدا تعالیٰ سے کثرت سے دُعائیں کرنا ہے

جماعت کے بچوں اور نئے آنیوالوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سامنے قرآن کریم کا ترجمہ اس طرح رکھا جائے کہ وہ اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ وفا ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مؤرخہ ۲ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزوں کے مسائل اور ان کی برکات کے متعلق مندرجہ ذیل پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اخبار بدر کی اشاعت مؤرخہ ۹ میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اس خطبہ کا مکمل متن اخبار الفضل کی ۱۳ اگست کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ ماہ رمضان المبارک گذر چکا ہے مگر اس کی مستقل افادیت اور قارئین بدر کے علمی اور روحانی استفادہ کی غرض سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے — آئندہ سال ماہ رمضان المبارک سے قبل ایک مرتبہ پھر اس کی اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ — (ایڈیٹر بدر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت فرمائی:-

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝"

(البقرۃ آیت ۱۸۴ تا ۱۸۸)

اور پھر فرمایا:-

قرآن کریم کا ہم ترجمہ کرتے ہیں۔ اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں اور اس کی تفسیر بتاتے ہیں۔

اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے اور اس کی تفسیر سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ترجمے کو اچھی طرح سمجھنے والے ہوں۔ رمضان کا جو درس دیا جاتا ہے اس میں زیادہ تر تفسیر پر زور ہوتا ہے ہمارے وہ پُرانے احمدی جن کے سامنے قرآن کریم کا ترجمہ بار بار آیا وہ تو اس تفسیر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن جماعت میں نئے داخل ہونے والے یا نئے نوجوان ہونے والے بچے جو درس میں شمولیت کی عمر کو پہنچے ہیں اُن کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے سامنے ترجمہ اس طرح رکھا جائے (قرآن کریم کا) کہ ترجمے کو وہ سمجھنے لگیں۔ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔

اس کی طرف صرف رمضان کے مہینہ میں خاص توجہ دے کے بقیہ مہینوں میں بے توجہگی سے کام لینے سے تو کام نہیں بنتا۔ جو طریق اس وقت رائج ہے مختلف دوست درس دیتے ہیں وہ تو اسی طرح رائج رہے گا۔ لیکن میں یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں جماعت کو کہ بچوں کے سامنے اور نئے آنے والوں کے سامنے یا نئے سیکھنے والوں کے سامنے

قرآن کریم کا ترجمہ

وضاحت سے بیان کر دینا چاہیئے۔

یہ ایک لمبا سلسلہ جو درس کا شروع ہو جائے گا اس کی ابتدا اس خطبہ سے میں کرنا چاہتا ہوں اور اس مہینہ کی نسبت سے روزوں کے متعلق جو آیات ہیں وہ ابھی میں نے تلاوت کی ہیں وہاں سے شروع کروں گا۔

آیات کی تو میں نے تلاوت کر دی، ان کا ترجمہ تفسیر صغیر کے ترجمہ کی روشنی میں یہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا اور اس کے رسول اور اس عظیم کتاب پر، تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سو تم روزے رکھو چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہو گی اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں یعنی روزے کی بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور تم سمجھو تو تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا (میں ترجمے میں کوئی تھوڑا سا ردّ و بدل بھی کر رہا ہوں) اور جس مہینے میں

قرآن کریم کا نزول

ہوا۔ اور قرآن کریم وہ عظیم کتاب ہے جسے تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر

بھیجا گیا ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے یا دیکھے' اس حالت میں کہ نہ وہ مریض ہو نہ مسافر' اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنا واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تاکہ تم تعداد کو پورا کرو۔ اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو اس نے تم کو ہدایت دی ہے تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

اور اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ دُعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے وہ تمہارے لئے ایک قسم کا لباس ہیں اور تم ان کے لئے ایک قسم کا لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ اس لئے اُس نے تم پر فضل سے توجہ کی۔ اور تمہاری اس حالت کی اصلاح کر دی۔ سو اب تم بلا تامل ان کے پاس جاؤ۔ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی جستجو کرو۔ اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد صبح سے رات تک

روزوں کی تکمیل کرو

اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو ان بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس لئے تم ان کے قریب بھی مت پھٹکو۔ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہلاکتوں سے بچیں۔

ان آیات میں جو احکام دیئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ اب میں مفہوم بتاؤں گا۔ ایک۔ روزہ رکھنا تم پر اس طرح فرض ہے جس طرح پہلوں پر فرض کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پہلوں پر ماہ رمضان میں اسی طرح روزے فرض کئے گئے تھے جس طرح مسلمان پر کئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے۔ اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اپنی اپنی

شریعت کے احکام کے مطابق

روزے رکھو اور تمہیں بھی یہی حکم ہے کہ اپنی شریعت کے مطابق روزے رکھو۔ تو جس طرح پہلوں پر فرض تھا کہ وہ اپنی شرائع کے مطابق اور ان کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے روزے رکھیں۔ اسی طرح تم پر فرض ہے کہ تم اپنی شریعت کے مطابق اور ان احکام کی پابندی کرتے ہوئے روزے اُن دنوں میں جن دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ ان شرائط کے ساتھ جن شرائط کے ساتھ روزہ رکھنے کا حکم ہے۔

تو روزہ رکھنے کا جو حکم ہے وہ مختلف ہے شریعت شریعت میں۔ لیکن بنیادی حکم جو ہے وہ ایک ہی ہے کہ اپنی شریعت کے مطابق جو شریعت کے احکام ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے بتائے ہوئے طریق پر روزے رکھو۔

دوسرے یہ کہا گیا کہ روزہ رکھنا روحانی اور اخلاقی

کمزوریاں دُور کرنے کا ذریعہ

ہے۔ تقویٰ پیدا کرتا ہے (پہلا مضمون بھی اس سے واضح ہوتا ہے) کہ پہلوں کی روحانی کمزوریاں اور قسم کی تھیں اور ان کی اخلاقی حالتیں کچھ اور رنگ رکھتی تھیں۔ لیکن انسانی ارتقائی مدارج میں سے گزرتا ہوا اس حالت کو پہنچ گیا کہ قرآن کریم کی شریعت کا متحمل ہو سکے۔ تو اب اس کی ضرورت کے مطابق اور اس کی طاقت اور قابلیت اور

صلاحیت کے مطابق

اس کو قرآن کریم نے حکم دیئے۔ پہلی شریعتوں کا بھی مقصد یہی تھا کہ ان کے ماننے والوں کی روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دور ہوں۔ لیکن ضرورتیں اور تھیں' احکام اور تھے اور شریعت محمدیہ کا بھی یہ مقصود ہے کہ ایک شخص کی جو اُمت محمدیہ کی طرف منسوب ہوتا اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑا ہے اس کی روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دور ہوں۔

یہ جو کہا گیا کہ روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔ تقویٰ کا ذریعہ ہے اس میں اس طرف توجہ دلائی کہ اس عبادت کے چھلکے پر اگر تم نے اکتفا کیا اور سمجھا کہ یہ کافی ہے اور اس کی روح کو پانا اور اس سے فائدہ اٹھانا ضروری نہیں تو تمہاری روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دُور نہیں ہوں گی۔ تو سوچو اور غور کرو کہ وہ تمام حکمتیں جو قرآن کریم نے بیان کیں اور وہ تمام روحانی اور اخلاقی بیماریاں جن کے متعلق کہا گیا کہ

قرآن کریم شفاء ہے

ان کے لئے۔ وہ کونسی ہیں اور روزے کے دنوں میں Consciously اور بیدار مغزی کے ساتھ اس عبادت کو اس رنگ میں ادا کرو کہ روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دُور ہو جائیں اور تم شریعت محمدیہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے والے ہو۔

تیسرے یہ کہا گیا ہے کہ مقررہ گنتی پوری کرنا فرض ہے۔ یہ مضمون پہلی شریعتوں اور شریعت محمدیہ دونوں کے ساتھ parallel چل رہا ہے۔ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو کہ مقررہ گنتی پوری کرنا ضروری ہے جس شریعت میں جس گنتی میں روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ سب شریعتوں میں رمضان کے روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ اس واسطے کہ جہاں پہلوں کا ذکر تھا ان کی گنتیاں کچھ اور تھیں اور تمہاری کچھ اور ہیں۔ ان کے روزے کے اوقات کچھ اور تھے تمہارے کچھ اور ہیں۔ اس واسطے یہ الفاظ کہہ دیئے کہ جو تمہیں کہا گیا اس کے مطابق

گنتی کا پورا کرنا فرض ہے

اور جو ان کو کہا گیا اس کے مطابق ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ گنتی کو پورا کریں۔ جو دائم المریض ہوں۔ یہ دو جگہ آیا ہے دو آیتوں میں۔ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ۔ پہلی آیت میں جو مریض کا لفظ ہے اس سے مراد دائم المریض ہے اور اس کی طرف اشارہ کرتا ہے آیت کا یہ اگلا ٹکڑا کہ جو روزے کی طاقت کھو بیٹھے ہوں۔ کیونکہ اَطَاقَ يُطِيقُ باب افعال جو ہے اس کی ایک خاصیت سلب کی ہے تو جو روزہ رکھنے کی طاقت کھو بیٹھے ہوں یعنی روزہ رکھ ہی نہ سکتے ہوں وہ روزہ نہ رکھیں اور اگر طاقت رکھتے ہوں تو ہر روزہ کے بدلہ میں بطور فدیہ کے طَعَامُ مِسْكِينٍ چوبیس گھنٹے کا کھانا جو ہے وہ فدیہ کے طور پر دیں۔ یعنی وہ لوگ جن کی طاقت کمزور ہو گئی ہے' ان کا روزہ نہ رکھنا کیونکہ ایک اجتہادی امر ہوگا' یہ فیصلہ تو ہر شخص نے خود کرنا ہے کہ میں اتنا کمزور ہو چکا ہوں۔ بیماریوں کی کثرت کے نتیجہ میں یا

عمر کی زیادتی کے نتیجہ میں

یا ڈاکٹروں کے مشورہ کے نتیجہ میں کہ اب مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی۔ زیادہ لمبا فاقہ نہیں میں کر سکتا۔ تو یہ اجتہاد ہوگا اور جب اجتہاد ہوگا تو اجتہادی غلطی کا بھی امکان ہوگا۔ جب اجتہادی غلطی کا امکان ہوگا تو اس نامعلوم یا غیر محسوس گناہ پر مغفرت کی چادر ڈالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ طَعَامُ مِسْكِينٍ" بطور فدیہ کے دیدیا کرو۔ کہ اگر تو اجتہادی امر ہے اس میں غلطی نہیں' مزید ثواب تمہیں مل جائے گا اور اگر اجتہادی امر جو ہے اس میں غلطی ہے کچھ تو خدا تعالیٰ اسی طرح تمہاری مغفرت کر دے گا۔ ایک اور ذریعہ سے تم اس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہو سکے۔

اور چھٹے یہ کہ اگر سفر پر ہو تو روزہ نہ رکھو۔

ساتویں یہ کہ اصل چیز یہ ہے کہ نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی پوری اور سچی

اور حقیقی فرمانبرداری کرنی ہے۔

آٹھویں بات یہ بتائی گئی ہے کہ روزوں کا حکم تمہاری بہتری کے لئے ہے اب جو درس دینے والے ہیں وہ آپکو بتائیں گے کہ بہتری کی کتنی قسمیں ان کو نظر آئیں بیشمار قسمیں ہیں بہتری کی۔

نویں بات ہمیں یہ بتائی گئی کہ ماہِ رمضان کا دوہرا تعلق قرآن کریم سے ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں اس کے احکام ہیں۔ ماہِ رمضان کی عبادات صوم کی جو عبادات ہیں اس کے احکام جو ہیں وہ قرآن کریم میں نازل ہوئے اور دوسرے یہ کہ قرآن کریم ماہِ رمضان میں نازل ہوا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا تھا اس کا دَور کیا کرتے تھے۔ تو ماہِ رمضان کا ایک گہرا تعلق اور دوہرا تعلق قرآنِ عظیم سے ہے۔

پھر دسویں یہ بتایا گیا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے انسانوں کے کسی ایک گروہ کے لئے نہیں۔ کسی ایک خطۂ ارض کے لئے نہیں اور ہمیں اس طرف توجہ دلائی گئی کہ ماہِ رمضان میں قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کے مطالب کے سیکھنے کی طرف دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ توجہ دیا کرو۔ اور جو

تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے

اس لئے جو ماننے والے ہیں اس حقیقت کو کہ قرآن تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے ان کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اس عالمگیر ہدایت کی طرف بنی نوع انسان کو (جو ابھی تک اس سے واقف نہیں) لانے کے لئے قرآن کریم کے علوم سیکھیں۔

گیارھویں ہمیں یہ بات بتائی گئی۔ قرآن کریم جس کا ماہِ رمضان سے گہرا تعلق ہے ایسے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ یعنی یہ تصوّر اسلام نے نہیں دیا کہ مسلمان ہوتے ہی یا اصلاحِ نفس کے ابتدائی دَور میں ہی انسان ہدایت کے عروج کو اس کی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے قرآن کریم نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے قرآن کریم نے ہمیں یہ علم عطا کیا ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں اس بات کے لئے ابھارا ہے کہ دیکھو وصلِ الٰہی اصلی اور

آخری انتہائی مقصود

ہے۔ اور انسان اور خدا کے درمیان غیر محدود بُعد ہے۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے ایک ہدایت کے بعد دوسری ہدایت کا پانا ضروری ہے۔ اس کی رضا کو تم پاؤ گے تمہیں روحانی سرور ملے گا۔ تم خدا کے پیارے ہو گے اس حد تک۔ لیکن یہ پیار وہ انتہائی پیار تو نہیں ہوگا۔ جو تم حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے قرآن کریم میں شروع ہی میں کہہ دیا گیا تھا کہ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہدایت کے بعد دوسری ہدایت۔ نئی راہیں ہدایت کی جو اور آگے لے جانے والی ہیں۔ ایک منزل کے بعد اگلی منزل پر پہنچیں گے۔ پھر ہدایت ملے گی یہ تو نہیں تمہاری منزل آ گئے چلو۔ پھر اور راہ دکھا دی۔ پھر اور آگے لے گئے۔

پس اپنے نفس کے لئے اور دوسروں کی ہدایت کے لئے یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کی جو یہ صفت ہے کہ وہ ہدایت کے بعد ہدایت دیتا چلا جاتا ہے اس کا ہمیں علم ہو اور اس کے لئے ہماری جدّ و جہد اور جہاد اور مجاہدہ ہو۔

اور گیارھواں یہ ہے کہ ہدایت کی نئی راہیں کھولنے والے دلائل ہیں دوسرے نئی راہوں کی ضرورت پڑتی ہے نئے زمانوں کے ساتھ۔ ہر زمانہ نئے مسائل انسان کے سامنے رکھتا اور

نئے علوم قرآنی

کا تقاضا کرتا ہے تو پچھلے دروازے۔ پچھلی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ آگے نہیں چلتیں۔ انسان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے انسان کا ساتھ نہیں دے رہی ہوتیں۔ نئی راہ کھلنی چاہیئے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ کے ایسے محبوب بندے اُمّتِ محمدیہ میں موجود رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے نئے علومِ روحانی سیکھ کر ہدایت کی نئی راہوں کا علم حاصل کر کے زمانہ کے نئے مسائل کو حل کرنے کے سامان پیدا کرتے ہیں۔

اور بارھویں ہمیں یہ بتایا گیا کہ قرآن عظیم ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس کے ساتھ محض دلائل کا یا تعلیم کا، ہدایت کا ہی تعلق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرقان بھی اس کو دیا گیا اور اس کے ساتھ الٰہی نشان بھی ہیں۔

پہلے کہا گیا تھا کہ روزے تم پر فرض کئے گئے جس طرح پہلوں پر فرض کئے گئے۔ اب تیرھویں بات ہمیں یہ بتائی گئی کہ تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ

رمضان کے روزے رکھو

امر کے صیغہ میں۔ پہلے فرضیت بتائی تھی، اب حکم کا رنگ ہے۔ تمہیں حکم ہے کہ رمضان کے روزے رکھو۔

اور چودھویں یہ کہ اگر عارضی وقتی بیماری ہو۔ پہلے جس بیماری کا ذکر تھا وہ دائمی تھی جب روزہ رکھنے کی طاقت ہی جاتی رہتی ہے لیکن اب یہ ذکر ہے کہ عارضی طور پر انسان بیمار ہو جاتا ہے مثلاً بہت ساری بیماریاں ہیں ایک کو بطور مثال کے لے لیتے ہیں۔ رمضان سے دو چار دن پہلے آٹھ دس دن پہلے اگر کسی نوجوان بالغ کو ٹائیفائیڈ ہو جاتا ہے ڈاکٹر اس کو کہے گا تم روزہ نہیں رکھ سکتے تو اگر وقتی بیماری ہو تو تعداد جو ہے، جتنے چھوٹ گئے مثلاً بیماری جو ہے وسط رمضان میں بھی آ سکتی ہے شروع میں بھی آ سکتی ہے پہلے بھی آ سکتی ہے۔ کچھ روزے بھی چھڑوا سکتی ہے۔ سارے روزے بھی چھڑوا سکتی ہے تو جو تعداد رہ گئی ہے وہ تعداد اور دنوں میں پورا کرو اور تمہیں ثواب رمضان کے روزوں کا ہی ملے گا۔ یہ شان ہے اسلامی تعلیم کی۔ اگر وقتی بیماری ہے اور عذر صحیح ہے اور نیّت میں اخلاص ہے تو دوسرے وقت میں ماہ رمضان سے باہر جو تم فرض روزے پورے کر رہے ہو گے تمہیں ثواب وہی ملے گا جو رمضان کے دوران روزہ رکھنے والوں کو ثواب ملے گا اور اگر مسافر ہو تب بھی اور دنوں میں تعداد پوری کرنا واجب ہے۔

سولہویں بات ہمیں یہ بتائی (اللہ بدعات سے محفوظ رکھے) کہ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ ایک یہ بتایا ان آیات میں يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اللہ آسانی چاہتا ہے اس کی بڑی مہربانی ہے پر ہم تکلیف اٹھا کے اس کو راضی کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسلام کہتا ہے کہ تم اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے

کامل فرمانبرداری کے نتیجہ میں

اس کی رضا کو حاصل کرو گے تو سولہویں کہا کہ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔

اور سترھویں ہمیں کہا وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم اپنے لئے تنگی پیدا کرو تو جو شخص اپنے لئے تنگی پیدا کر کے خدا تعالےٰ کی طرف سے جو یُسر اور آسانی (يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ) کی سہولت دی گئی ہے اس کے خلاف کام کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کام کر رہا ہے کیونکہ اعلان کیا گیا ہے وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم اپنے لئے تنگی پیدا کرو تو خدا کچھ چاہتا ہے اور تم اس کے خلاف چاہتے ہو اس کو کیسے خوش کرو گے۔

اور اٹھارہویں بات اس میں یہ بتائی گئی کہ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم اپنے لئے تنگی پیدا کرو۔ اس لئے اللہ کہتا ہے دوسرے وقتوں میں تعداد کو پوری کرو۔ اگر مریض ہو تب بھی اگر عارضی طور پر مریض ہو تب بھی اور اگر مسافر ہو تب بھی اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تعداد کو بھی پورا کرلو یعنی تنگی میں پڑے بغیر روزوں کی تعداد پوری کر کے اس کی رضا بھرپور جو لے سکتے ہو تم حاصل کر لو۔

اور انیسویں یہ کہ روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو۔ اور بیسویں یہ کہ تم ایک دوسرے کے لئے لباس ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر دو کے تعلقات ایسے ہیں اور ہر دو کی ذمہ داریاں ایسی ہیں (مرد اور عورتیں دونوں سن لیں) کہ خاوند بیوی کی

عزّت کا نگہبان

اور بیوی خاوند کی عزت کی نگہبان بن جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں جو کسی فرانسیسی مترجم نے فرانسیسی میں قرآن عظیم کا ترجمہ کیا تو اس آیت کا یہ ترجمہ کر دیا کہ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ کہ عورتیں تمہاری پتلونیں ہیں اور تم ان کے گھگرے ہو They are your trousers and you are their skirts تو یہ مطلب نہیں ہے ظاہری لباس مراد نہیں۔ لباس ڈھانکتا ہے۔ لباس سردی گرمی سے حفاظت کرتا ہے۔ لباس زینت بنتا ہے۔ لباس کے متعلق خود قرآن کریم نے دوسری جگہ بہت سے فوائد بتائے ہیں۔ یہاں روحانی فوائد مراد ہیں اور صرف اتنا کہا ہے کہ تم ان کے لئے لباس اور وہ تمہارے لئے لباس۔

اکیسویں بات یہ بتائی کہ کھاؤ پیو روزہ کھولنے کے بعد کوئی پابندی نہیں یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بعض ایسے مخلص مسلمان تھے (پوری طرح احکام ابھی واضح نہیں تھے) کہ جب روزوں کا حکم ہوا تو انہوں نے روزے سے روزہ ملانا شروع کر دیا یعنی دو دن کا روزہ اکٹھا رکھ لیا اور بہت زیادہ تنگی میں اپنے آپ کو ڈالا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کیا۔ اب یہ حکم ہے کہ روزہ کھولنے کے بعد سحر تک جو سحری بند ہونے کا وقت ہے جس کو

قرآن کریم کی اصطلاح میں

...بنی کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگ جاتی ہے کہتے ہیں اس ...تک کھاؤ پیو اپنی ضرورت کے مطابق۔ یہ نہیں کہا کہ اسراف کرو۔ ضرورت کے مطابق ہر شخص کھائے اور پئے۔ کسی کی دو چھٹانک کی ضرورت ہے ممکن ہے کسی کی ایک سیر کی ہو جائے لیکن بہر حال کہا ہے کہ اپنی ضرورت کے مطابق کھاؤ پیو صبح تک۔

اور بائیسویں یہ بتایا کہ اس کے بعد جس وقت سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے اس کے بعد رات تک غروب آفتاب تک روزوں کی تکمیل کرو۔ ادھورے روزے نہیں جس طرح "چڑی روزہ" بچے رکھا کرتے ہیں یعنی دن میں چار پانچ روزے، بالغ مسلمانوں کے لئے وہ روزے نہیں ہیں۔

تیئسویں یہ ہے کہ اعتکاف کی حالت میں رات کو بھی بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔

اور یہ تفصیل بیان کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے بنیادی باتیں بیان کرنی شروع کیں اور چوبیسویں یہ بتایا کہ یہ جو میں نے حکم نازل کئے ہیں ان کو ایسا سمجھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ حدود ہیں۔ ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ بعض لوگ دیر بعد سحری شروع کرتے ہیں اور دیر تک کھاتے رہتے ہیں اور حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ ایک مؤذن مدینہ میں کوئی آدھ منٹ یا ایک منٹ پہلے صبح کی اذان دے دیتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ زیادہ محتاط ہیں وہ جو آخری ایک منٹ ہے وہ تو تمہارا ہے کھانے کا۔ اس میں بے شک کھا لیا کرو۔ لیکن اصل یہ ہے کہ سفید دھاری روشنی کی، کالی دھاری سے الگ نظر آنے لگ جائے۔ اس کے بعد کچھ نہیں کھانا۔ یہ حد ہے اس کے قریب بھی مت جاؤ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو اس تفصیل کے ساتھ اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ اس طرح لوگوں کے لئے احکام بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ ہلاکتوں سے بچ جائیں تو یہ باتیں تفصیل سے تمہیں بتا دیں۔ روزہ کی مصلحتیں بتا دیں

روزے کے آداب

بتا دیئے۔ روزہ کے آداب میں سے سب سے بڑا ادب قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت۔ کثرت سے دعائیں کرنا ہے اور بیچ میں سے ایک آیت میں چھوڑ گیا تھا کیونکہ میں اس کے اوپر ذرا لمبا کہنا چاہتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اگر وقت ہوا تو بتا دوں گا۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اس کا روزوں کے ساتھ اور ماہ رمضان کے ساتھ اور کثرتِ عبادت کے ساتھ اور کثرت قرأت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور اس کے متعلق (انشاء اللہ) اللہ نے توفیق دی اور صحت دی اور زندگی دی تو اگلے خطبہ جمعہ میں میں کچھ کہوں گا۔ اس وقت میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کا حکم دیا گیا ہے ان کو ماننا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا سچا تعلق قائم کرنا، زبان اور دل دونوں میں خالص سچا اور حقیقی ایمان قائم کرنا اور تقویٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرنا ہے۔ ان شرائط پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ خدائی نعمتوں والے باغات ملیں گے جن میں مومن ہمیشہ رہیں گے، فرشتوں کا نزول ہوگا، جو کہ انسان کو بشارتیں دیں گے، ہر خوف سے نجات دی جائے گی اور پچھلی غلطیوں کو معاف کیا جائے گا، ایسی جنتیں ملیں گی جن کی افادیت کبھی ختم نہ ہوگی، اس میں داخل ہونے والے ابدی زندگی پائیں گے، ان کی پاکیزگی بھی سدا قائم رہے گی اور ان کو ملنے والا خدا تعالیٰ کا پیار بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ ان جنتوں کا پانی کبھی نہ سڑنے والا ہوگا اور دودھ اور شہد کبھی خراب نہ ہونے والا ہوگا، لذت پیدا کرنے والے لذیذ مشروبات میسر ہوں گے اور دنیا میں کئے گئے نیک عملوں کی جزاء اور بھول چوک کی مغفرت ملتی رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اس مہینہ میں جس کا قرآن کریم کی تلاوت سے بھی خصوصی تعلق ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور قرآن کریم کی پاک، مطہّر اور عظیم تعلیم کا پیار اپنے دلوں میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے مطابق ہماری زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

۱۔ مورخہ ۹/۶/۷۹ کو مانیکا گوڈا میں خاکسار نے مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم بی بی ایس کے نکاح کا اعلان مکرمہ اختر آراء بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا امجد علی بیگ صاحب مانیکا گوڈا کے ہمراہ مبلغ بارہ ہزار پچیس ۱۲۰۲۵ روپے حق مہر کے عوض کیا۔ اسی دن شام کو یہ برات جماعت احمدیہ کیرنگ سے آئی تھی۔ اس مجلس میں کافی تعداد میں احمدی اور غیر احمدی اور غیر مسلم احباب شریک تھے۔ موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے خطبہ دیا۔ اور اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ یہ برات ۱۰ تاریخ کی صبح پانچ بجے واپس کیرنگ روانہ ہوئی۔ دوسرے روز وسیع پیمانے پر ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ اس خوشی میں مکرم آفتاب الدین خان صاحب نے مبلغ ۱۵/- روپے اعانت بدر۔ ۱۰/- روپے نشر و اشاعت۔ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

۲۔ مورخہ ۱۰/۶/۷۹ کو کوٹ بلہ میں خاکسار نے مکرم فرض اللہ خان صاحب آف غنیجہ پاڑا کے نکاح کا اعلان مکرمہ عزیزہ آصفہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد الغفار صاحب کے ساتھ مبلغ ۵۰۱/- روپے حق مہر کے عوض کیا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ اس خوشی میں مکرم شیخ عبد الغفار صاحب نے ۵/- روپے مکرم سونا مہان صاحب نے ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط اول

مذہب کی ضرورت واہمیت

از - مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

"فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ
لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ"
(سورۃ روم ع۴)

ترجمہ:- تو اپنی توجہ دین یعنی مذہب کے لئے مخصوص کر دے، ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت اختیار کر وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ درست اور قائم رہنے والا مذہب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی طریق اور راستے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں مذہب اس راستے کو کہتے ہیں جس پر چل کر انسان اپنے مقصدِ حیات تک پہنچ سکتا ہے اور اس سے مراد وہ اصول اور قوانین ہیں جو ہمارا رب اپنے بندوں کے مقصد حیات کو پورا کرنے کے لئے اور ان کے روحانی و اخلاقی ارتقاء کے لئے کسی برگزیدہ انسان پر نازل کرتا ہے۔

ہندی اور سنسکرت زبان میں دین اور مذہب کے لئے دھرم کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو دھاری کرنے سے ماخوذ ہے یعنی وہ امور جو دھارن کرنے (عمل کرنے) کے یوگیہ (قابل) ہیں اور جن پر چل کر ایک انسان روحانی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انسان و دیگر مخلوقات کو پیدا کرنے والی ان کی ربوبیت کرنے والی اور پھر اس سارے کائنات عالم کو چلانے والی ایک بالاتر ہستی ہے۔ اس زمانہ کے مامور حضرت احمد قادیانی فرماتے ہیں ؎

ہر دم از کاخ عالم آواز یست
کہ بکش بانی دُنیا ساز یست
نہ کس او را شریک و انباز یست
نے کیارش دخیل و ہمراز یست
ایں جہاں را عمارت انداز یست
واز جہاں برتر است و ممتاز یست
وحدہٗ لاشریک حی و قدیر
لم یزل لایزال فرد و بصیر
کارساز جہان و پاک و قدیم
خالق و رازق و کریم و رحیم
(براہین احمدیہ حصہ اول)

ترجمہ:- یہ مظاہر عالم اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس جہان کا کوئی بانی اور صانع ضرور ہے نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ ساتھی۔ نہ اس کام میں کوئی دخیل ہے نہ کوئی اُس کا ہمراز ہے وہ اس جہان کا بنانے والا ہے۔ مگر خود جہان سے بالاتر اور ممتاز ہے وہ اکیلا لاشریک۔ زندہ اور قادر ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ یگانہ اور باخبر ہے جہان کا کارساز۔ پاک اور قدیم ہے۔ روزی پہنچانے والا مہربان اور رحیم ہے۔

اور یہ بھی ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کسی چیز کو بنانے والا ہی اس کی باریکیوں کو کما حقہٗ سمجھ سکتا ہے اور اسکی آئندہ ترقی کے لئے اصول وضع کر سکتا ہے مثلاً ہم کسی مشینری کو لیں۔ اس مشینری کو بنانے والا اور اس کا ماہر ہی اس کی باریکیوں کو سمجھ سکتا ہے اور اسکے نقائص کو دُور کر کے اس کی خوبیوں میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اس لئے انسان کی روحانی اور جسمانی ترقی کے لئے وہی ہستی بہتر اصول وضع کر سکتی ہے جس ہستی نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

انسان کی ہستی پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں ارتقاء کی صورت پائی جاتی ہے۔ یہ خیال رہے کہ انسان کے لئے جب ہم ارتقاء کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ڈاروِن کی تھیوری کے مطابق ہمارا یہ مقصود نہیں کہ انسان پہلے بندر تھا اور اس سے ترقی کر کے وہ انسان بنا بلکہ مقصود یہ ہے کہ انسان کی پیدائش ابتداء سے ہی انسانی صورت میں ہوئی لیکن اس کا ذہنی اور فکری ارتقاء آہستہ آہستہ ہوا۔ جہاں انسان کے اس جسمانی۔ ذہنی اور فکری ارتقاء کے لئے سارا انتظام اس ہستی نے کیا جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے روحانی اور اخلاقی ارتقاء کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ہی انتظام فرمایا۔ اور یہ انتظام خدا تعالےٰ نے ان برگزیدہ وجودوں کے ذریعہ کیا جنہیں ہم نبی۔ رسول۔ رشی۔ منی اور اوتار کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اور ان برگزیدہ وجودوں نے انسان کے روحانی و اخلاقی ارتقاء کے لئے جو اصول بتائے انہی اصولوں کو مذہب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس لئے انسان کے روحانی و اخلاقی ارتقاء کے لئے مذہب ضروری اور لابدی چیز ہے۔

مذاہب عالم کی تعلیم اور اُن کے اصولوں پر جب غور کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر مذہب نے انسان کے روحانی ارتقاء کے لئے دو اہم اصول قائم کئے ہیں۔

اوّل:- حقوق اللہ کی ادائیگی۔ یعنی اس ہستی کے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے انسان پر کیا حقوق ہیں اور انسان کو ان حقوق کو کیسے ادا کرنا چاہیئے۔

دوئم:- حقوق العباد کی ادائیگی یعنی باہم انسانوں کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں اور ان کو کس رنگ میں ادا کرنا چاہیئے۔

(۱)- حقوق اللہ کے سلسلہ میں ہر مذہب نے یہ اصولی تعلیم دی ہے کہ اس کائنات عالم کا بنانے والا اور اس کو چلانے والا ایک خدا ہے۔ وہ خدا ہمارا خالق ہے۔ ہمارا مالک ہے۔ ہماری ربوبیت کرنے والا ہے اس لئے اس خدا کا عبد بننا اور اس کی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرنا ہمارا کرتویہ اور ضروری فریضہ ہے۔

جو کتابیں مذہبی یا الہامی کہلاتی ہیں ان کو اُٹھا کر دیکھیں یا کسی مذہب کے بانی کی تعلیم کو دیکھیں ان میں یہ تعلیم ملے گی کہ اس کائنات عالم کو بنانے والا اور چلانے والا ایک وجود ہے جسے مختلف کتابوں میں خدا' ایشور' پرماتما' گاڈ' واہے گورو وغیرہ کا نام دیا گیا ہے اور مذہب اسلام نے اس کو اللہ کا نام دیا ہے۔

اور صرف ایک خدا کی ہستی کا تصور ہی نہیں [illegible] گا بلکہ ہر مذہب کے بانی نے یہ بھی بتلایا کہ میں نے اپنے دل کو پاک و صاف کر کے اس ہستی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کیا ہے اور وہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔

ہمارا بھارت ورش ایک پراچین دیش ہے جو رشیوں منیوں اور اوتاروں کی سرزمین ہے۔ بھارت میں آنے والے رشیوں منیوں اور اوتاروں کی تعلیم کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ان کی تعلیم میں ایک خدا کی ہستی۔ اس کی اُپاسنا۔ اس کی صفات میں رنگین ہونے کی تعلیم بڑے واضح الفاظ میں نظر آتی ہے۔

یہ رشی منی اوتار ہندوستان میں مصلحین کے رنگ میں آئے تھے۔ اگرچہ آج بعض غلط فہمیوں کی بناء پر ان رشیوں اور منیوں نیز اوتاروں کو جو ہندوستان میں مصلحین کے رنگ میں آئے تھے بھگوان کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن ان اوتاروں کی تعلیم بتاتی ہے کہ وہ ان معنوں میں ہرگز بھگوان نہ تھے کہ وہ خدا یا پرماتما تھے بلکہ وہ پرماتما کے اُپاسک اور اس کی بھگتی اور عبادت کرنے والے تھے۔ گویا وہ خود خدا نہ تھے البتہ خدا نما ضرور تھے۔

حضرت کرشن علیہ السلام ہندوستان میں ظاہر ہونے والے اوتاروں میں ایک اہم درجہ رکھتے ہیں ان کو بھی آج بھگوان کرشن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی تعلیم گیتا کی صورت میں آج بھی موجود ہے۔ گیتا کے اٹھارویں ادھیائے میں خدا کے بارہ میں یہ تعلیم ملتی ہے۔

ایشورا سرو بھوتانام ہردیشے ارجن تشٹھتی
بھرامین سرو بھوتانی ینترا ارڈانی مایا
تم ایو شرنم گچھ سرو بھاوین بھارت
تت پرسادات پرام شانتم ستھانم پراپسیسی شاشوتم۔
(گیتا ۱۸/۶۱-۶۲)

ترجمہ:- کرشن جی مہاراج ارجن کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ ہے ارجن۔ اس جہان کو چلانے والا ایک ایشور (خدا) ہے جو سب پرانیوں کے ہردے میں استھت ہے۔ ہے ارجن تو پورے طور پر اسی خدا کی پناہ کو حاصل کر۔ اس کی پناہ میں آنے سے سدا اسی خدا کی مہربانی سے تو شانتی کو حاصل کرے گا۔

خود کرشن جی مہاراج اس خدا کی عبادت کرتے تھے تو ان سے سوال ہوا کہ آپ کس کی ارادھنا اور عبادت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کائنات عالم کو چلانے والی ایک ہستی ہے ہم اس کی پوجا اور عبادت کرتے ہیں۔

وید کے رشیوں نے بھی اسی قسم کی تعلیم دی۔ اگرچہ انقلاب زمانہ سے ویدوں میں بھی کافی تغیر و تبدل ہو چکا ہے اور آج ویدوں کے ماننے والے ایک خدا کے ساتھ مختلف دیوی اور دیوتاؤں کو بھی مانتے ہیں لیکن مشہور سیاح البیرونی نے لکھا ہے کہ وہ جب ہندوستان میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ہندوستان کے باشندے ایک خدا کی عبادت کرتے تھے۔ چنانچہ ویدوں کا مطالعہ کرنے سے ایسے منتر ملتے ہیں جن میں ایک خدا اس کی صفات اور اس ایک خدا کی پوجا اور عبادت کا ذکر ہے۔

رگوید کا ایک مشہور منتر ہے :-

اندرم ترم ورونم اہو
اتھوردیہ سوپرگرڈ تمان
ایکم سدو پرا بہودا ودنتی
اگنم ماترا شوانم آہو۔

وہ خدا جو عظیم ہے اور ایک ہے اس کی صفات کے لحاظ سے اس کو اندر میتر ورن اگنی اور ماتر شوان کہا گیا ہے اور اسی طرح اس کے بہت سے صفاتی نام سے اس کو یاد کیا جاتا ہے۔ ورنہ ذات میں وہ ایک ہی ہے۔

اس قسم کے اور بھی کئی منتر ویدوں سے ملتے ہیں۔ ویدوں کے بعد اپنشدوں کا درجہ ہے۔ اپنشدوں میں الٰہیات پر بہت بحث کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس کائنات عالم کو بنانے والا ایک پرماتما ہے۔ وہی ہم سب کو بل اور طاقت دینے والا ہے۔ تمام لوگ اسی کی اپاسنا۔ پوجا اور عبادت کرتے ہیں اور وہی تمام دیوتاؤں کا بڑا دیوتا ہے اس کو چھوڑ کر کسی اور دیوتا کی پوجا نہیں کرنی چاہیئے۔

عرب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جب ظہور ہوا۔ اُس وقت مکہ میں مختلف بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ اور خاص کعبہ شریف میں چھوٹے بڑے ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ علامہ حالی نے لکھا ہے :-

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل اک معمار تھا جس بناء کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا
قبیلے قبیلے کا بت ایک جدا تھا
کسی کا ہبل اور کسی کا صفا تھا
یہ عزّیٰ پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی کتاب قرآن مجید نازل ہوئی۔ اور آپ نے اعلان فرمایا۔

"قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا احد" (سورہ اخلاص)

ترجمہ :- (اے ہمارے رسول محمدؐ) اعلان کر دو کہ اللہ کی ہستی ایک ہے وہ خدا بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے اور اس کے برابر کوئی وجود اور ہستی نہیں۔

اس اعلان پر کفار عرب نے حیرت کا اظہار کیا جیسا کہ فرمایا :-

"وَعَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝" (سورہ ص ع۱)

ترجمہ :- اور انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ ایک ڈرانے والا ان میں سے آیا۔ اور کفار نے کہا یہ تو الاشخص جادو گر اور جھوٹا ہے۔ کیا اس نے مختلف معبودوں کو ایک ہی بنا دیا۔ یہ بات بہت ہی تعجب کی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا کہ خدا ایک ہے۔ بلکہ انہیں بتایا کہ وہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ یہ عظیم الشان کتاب قرآن مجید اسی کی طرف سے نازل ہو رہی ہے۔ اور جو باتیں میرا خدا مجھ کو بتاتا ہے وہ پوری ہوتی ہیں۔

اپنے وجود کی خدا سے ہم کلامی کے ساتھ ہی سننے والوں کے لئے عقلی دلائل بھی پیش کئے اور بتایا کہ ان دلائل پر غور کرو۔ خدا کی ہستی کا ثبوت تمہیں ملے گا۔ چنانچہ اس عالم کے نظام کو الگ جگہ پیش کر کے فرمایا۔

"تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ لا الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۝" (سورہ الملک ع۱)

ترجمہ :- بہت برکت والا ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر شیٔ پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی بنائی تاکہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کونسا عمل کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ تو خدا کی پیدائش میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا۔ پس تو دوبارہ نظر کر کیا تو کوئی شگاف اور نقص دیکھتا ہے۔ پھر دوبارہ نظر کر۔ لیکن وہ نظر تیری طرف ذلیل ہو کر گویا وہ تھکی ہوئی ہے واپس آجائے گی (اور کوئی نقص نہ نکال سکے گی۔) گویا نظام عالم کی ترتیب اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا کوئی منتظم اور مرتب ہے۔

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں سے خدا کی ہستی کو منوایا اور ان میں توحید کا ڈنکا بجا دیا۔ کعبہ کو بتوں سے صاف کر دیا۔ اور یہ لوگ خدا پر جانیں نثار کرنے والے ہو گئے۔ اور آج بھی مسلمان توحید پر قائم ہیں۔ (باقی)

حیدرآباد میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہماری زندگیوں میں رمضان المبارک ایک مرتبہ پھر آیا۔ اور ہمیں روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ اس ماہ ہر روز بعد نماز عصر خاکسار قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اور بعد نماز تراویح احادیث شریف کا درس التزام سے خاکسار نے دیا۔ نماز تراویح بعد نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور خاکسار باری باری پڑھاتے رہے چنانچہ احمدیہ جوبلی ہال میں نماز تراویح اور درس القرآن کے تعلق سے اس علاقے کے مشہور اخبارات سیاست، منصف، ملاپ نے جلی حروف میں خبریں شائع کیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ بعض دفعہ غیر از جماعت افراد ہمارے درس و تدریس میں شرکت فرماتے۔ چنانچہ علاوہ دوسرے احباب کے ایک مرتبہ محترم جناب مدیر ایڈیٹر صاحب رہنمائے دکن بھی تشریف لائے۔ درس الحدیث سنا بعدہٗ ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ جس کا اثر اچھا قبول کیا۔ یاد رہے کہ اس علاقے کا کثیر الاشاعت اخبار رہنمائے دکن ہے۔ دوست دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو حقیقت کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ اسی طرح اس ماہ بعض افراد کو جوبلی ہال میں احباب جماعت کی افطاری کرانے کا موقعہ بھی ملا۔ اُن میں سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، محترم عبد العزیز خان صاحب داود، محترم احمد عبد الحمید صاحب چنچل گوڑہ، محترم منیر احمد صاحب اکاؤنٹ آفیسر، محترم سیٹھ عبد الغفور صاحب چنتہ کنٹہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اس ماہ میں لٹریچر بھی کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے۔ آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔

اخبارِ قادیان

○ — مکرم مخدوم شین صاحب خادم مسجد اقصیٰ کو گذشتہ دنوں پیٹھ پر پھوڑا (کاربنکل) نکل آیا تھا اپریشن کے بعد اب ڈریسنگ کی جا رہی ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

○ — مکرم محمد سلیمان صاحب بہاری۔ کی اہلیہ صاحبہ نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہیں کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

○ — مکرم انوار الحق صاحب بنگلہ دیش سے مع اہلیہ صاحبہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۲۷/۸/۷۹ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۸/۸/۷۹ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ — مکرم عطاء القادر صاحب طاہر مقیم لندن جو محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش کے رشتہ دار ہیں مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۲۸/۸/۷۹ کو قادیان تشریف لائے اور ان کے برادر مکرم عبد الباسط قیصر صاحب اوکاڑہ پاکستان سے ان کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔

○ — مکرم سید محمد الیاس صاحب ناصر مقیم لندن بھی مع فیملی مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

قسط دوم

بروزِ ابراہیم علیہ السلام کی مقدس اولاد اور نسل

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس مقام پر انفرادی اعتبار سے بھی اختصاراً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز ابراہیم علیہ السلام کی مقدس و مطہر اولاد اور نسل کے متعلق بعض پیشگوئیاں بیان کر دینا مناسب ہوگا۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارات موجود ہیں۔ اور ہر ایک فرد خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ہے مگر ان میں بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے متعلق خصوصیت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں ہوئی ہیں۔ بطور اختصار بعض بشارتیں درج ذیل ہیں فرمایا:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور مسیح و مہدی کے لئے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ اور اس کے ایک یادگار بیٹے کا بھی پیشگوئی میں ذکر فرمایا ہے۔ اس حصہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم"

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائیگا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دیگا جو اس کے نمونہ پر ہوگا اور اس کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔"

(نشانِ آسمانی)

الہام الٰہی میں مصلح موعود کی پیدائش نو سال کے اندر بتائی گئی تھی اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام الٰہی نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔" (سبز اشتہار)

چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن سے ہی نیکی تقویٰ اور خدمتِ دین کے وہ استعدادی جوہر دکھلائے کہ بعض اکابر کہلانے والے بھی عش عش کر اُٹھے جو حضور کے مقامِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی مخالف بن گئے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب لاہور میں وصال ہوا تو جہاں مسلم وغیر مسلم شرفاء نے حضور کی روحانی عظمت و شان اور علمی قابلیت کا اعتراف کیا وہاں بعض مخالفین نے اس موقعہ پر انتہائی افسوسناک مظاہرہ کیا چنانچہ شہر کے آوارہ مزاج بڑی تعداد میں احمدیہ بلڈنگس کے قریب جمع ہو گئے اور انہوں نے نہایت بے شرمی کے ساتھ سامنے کھڑے ہو ہو کر خوشی کے گیت گائے مسرت کے ناچ ناچے اور شادمانی کے نعرے لگائے اور فرضی جنازے بنا بنا کر نمائشی ماتم کے جلوس نکالے۔ ایسے جگر پاش حالات میں ایک مقدس بیٹے یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے مقدس باپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ مقدس عہد کیا تھا کہ:۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا۔"

(الحکم جوبلی نمبر)

اس مقدس عہد کے بعد حضور نے اپنی تمام زندگی جس میں اکیاون سال کا دورِ خلافت بھی شامل ہے۔ احمدیت پر ہونے والے ہر وار کو اپنے سینے پر لیا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حضور نے مخالفت کی خطرناک آندھیوں کو پسپا کر دیا اور بڑے بڑے جتھوں جمعیتوں اور انبوہ کثیر کو شکست پر شکست دی اور احمدیت کو زمین کے کناروں تک پھیلا دیا۔ اور حضور کی ساری زندگی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک ایسا سمندر ہے جسے تاریخ انسانی نظر انداز نہیں کر سکتی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی پُر معارف تصنیفات جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں لکھی گئیں نہایت پُر اثر اور عجیب جاذبیت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کا اس طرح تذکرہ موجود ہے۔

۱۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔ اور اس کتاب کے صفحہ ۲۶۳ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ یأتی قمر الانبیاء وامرک یتأتی ...... سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل ان نوری قریب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۶) یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائیگا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائیگا۔ اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائیگا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

۲۔ "ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہو گئیں اور پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ آخر ہم نے دعا کی تو الہام ہوا برق طفلی بشیر۔ یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے

اس کو شفا دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۳)

۳۔ "شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں۔ (زنبور سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں۔ جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ واذا بطشتم بطشتم جبارین پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔"

(تذکرہ ۵)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ اس مبارک اولاد کے بے شمار حاسد دشمن ہونگے جو زنبور کی طرح نیش زنی کریں گے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اس کی مدد مانگنا جس سے یہ دشمن ناکام اور نامراد رہیں گے۔ اور اپنے حسد اور بغض کی آگ کا آپ ہی شکار ہونگے۔ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا ئیں گے۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں ایک زلزلہ کی خبر دی گئی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"رؤیا میں دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔"

چنانچہ یہ رؤیا ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۴ء میں پورا ہوا جبکہ صوبہ بہار میں ایک زبردست زلزلہ آیا۔ جس نے تمام ہندوستان میں ایک ہلچل پیدا کر دی اور بہار کے رہنے والوں کے لئے ایک قیامت کا نمونہ برپا کر دیا۔ اور جب یہ زلزلہ آیا تو اس پر سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں جو مضمون لکھا گیا وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی ایک لطیف انداز میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس ہاتھ سے پوری ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد مبشر الہامات ہیں۔ جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک مخالف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور اولاد کے بارہ میں میاں عبدالحق نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طول امل ہے۔ لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا ہے اور اللہ جلّشانہٗ نے بشارت دی اور فرمایا کہ انّا نبشرک بغلامٍ یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۳۹)

بعدہٗ اللہ تعالیٰ کی بشارت پورا ہونے پر فرمایا:۔

"ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائیگا۔ جیسا کہ ہم اس رسالہ انوار الاسلام میں اس بشارت کو شائع کر چکے ہیں۔ سو الحمد للہ والمنۃ کہ اس الہام کے مطابق ۲۷؍ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۴؍ مئی ۱۸۹۵ء میں میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔"

(ٹائٹل صفحہ آخر ضیاء الحق)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے فقط۔ قاضی کو حَکم بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔" (تذکرہ صفحہ ۶۳۱)

۴۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے۔

"عمرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ اُمید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔ امّرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ اُمید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔" (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۶۶۲)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو لمبی عمر عطا فرمائی اور بہت بڑی مالی وسعت آپ کو اور آپ کی اولاد کو عطا فرمائی اور آپ کی شادی بھی ایک نواب خاندان میں ہوئی تھی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بڑی صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا "تنشّاء فی الحلیۃ" یعنی زیور میں نشوونما پائیگی۔ یعنی نہ وہ خورد سالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۲۸)

"مبارکہ کے متعلق ایک الہام "نواب مبارکہ بیگم"۔" (تذکرہ صفحہ ۳۸۹)

چنانچہ خدا تعالیٰ کی یہ بشارت اور پیشگوئی پوری ہوئی اور آپ کی شادی حضرت نواب محمد علی خانصاحب سے ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر

چنانچہ ان الہامات کے مطابق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے لمبی عمر پائی اور حال ہی میں آنمحترمہ کی وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں زیادہ برکت رکھ دے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری صاحبزادی ہیں۔ ۲۵؍ جون ۱۹۰۴ء کو آپ کی ولادت ہوئی تھی۔ ان کے متعلق پیدائش سے پہلے اپنے ایک الہام میں بشارت دی:۔

"دخت کرام" (تذکرہ صفحہ ۴۷۵)

کہ ایک لڑکی ہوگی جو ہر جہت سے کریموں کی دختر ہوگی۔ چنانچہ آپ کی شادی نواب محمد عبداللہ خانصاحب ابن نواب محمد علی خانصاحب سے ہوئی اور اس طرح جدی اور صہری دونوں طور سے دخت کرام کا الہام آپ کے وجود میں پورا ہوا۔ آپ ایک معزز اور برگزیدہ خاندان میں پیدا ہوئیں۔ اور انہیں صفات سے متصف خاندان میں بیاہی گئیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب تھے۔ جو اعلام الٰہی کے مطابق ۱۹۰۷ء میں بچپن کی عمر میں ہی وفات پاگئے تھے۔

(باقی آئندہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ رفیق الدین صاحب کیرنگ دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے اور جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور اعانت بدر میں مبلغ ۲؍ روپے ادا کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم صلاح الدین خان صاحب کٹک بیمار ہیں شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر میں مبلغ ۵؍ روپے ارسال کرتے ہیں۔

خاکسار۔ شیخ عبدالحلیم مبلغ کٹک۔

۳۔ مکرم منیر ہمام الدین صاحب کٹکی جمشید پور سے لکھتے ہیں کہ انکی اہلیہ صاحبہ دمہ کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز ان کے لڑکے عزیز منیر احمد جو کہ فی الحال ہریانہ میں انجنیئر ہے اچھی نوکری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

۴۔ مکرم زاہد احمد صاحب آر ابن مکرم شاہ محمد تسنیم صاحب انجنیئرنگ میں داخلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ انہیں بآسانی داخلہ مل جائے اور پھر انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار۔ منصور احمد چیمہ بی اے کارکن نظارت جائیداد قادیان۔

ذریعۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں ذریعۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں۔ جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں۔ بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

احباب جماعت اندرون ہند

۱۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ
۲۔ " سیٹھ محمود احمد صاحب صدیق کلکتہ
۳۔ محترمہ اہلیہ سیٹھ محمود احمد صاحب صدیق کلکتہ
۴۔ " والدہ صاحبہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ
۵۔ مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپوری مقیم کلکتہ
۶۔ " سیٹھ عبد الغفور صاحب احمدی چنت کنٹہ
۷۔ محترمہ اہلیہ " " "
۸۔ " اعظم النساء صاحبہ حیدر آباد
۹۔ مکرم صبغۃ اللہ صاحب اختاری بنگلور
۱۰۔ " ایم محمد عثمان صاحب سورب
۱۱۔ محترمہ والدہ محمد عثمان صاحب سورب
۱۲۔ مکرم شیخ روزاب صاحب احمدی موسیٰ بنی مائنز
۱۳۔ " شیخ داروغہ صاحب موسیٰ بنی مائنز
۱۴۔ محترمہ والدہ " " " "
۱۵۔ مکرم داؤد احمد عرفانی صاحب سکندر آباد
۱۶۔ " سید فضل احمد صاحب پٹنہ
۱۷۔ محترمہ اہلیہ " " "
۱۸۔ " شاہدہ بانو صاحبہ ہمشیرہ ایس ایف صادق صاحب مرحوم
۱۹۔ مکرم بابو شیخ تاج الدین صاحب سرینگر
۲۰۔ محترمہ اہلیہ " " "
۲۱۔ " احمدی بیگم والدہ مکرم احمد عبد الباسط صاحب حیدر آباد
۲۲۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی
۲۳۔ " محمد خواجہ غوری صاحب یادگیر
۲۴۔ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ حیدر آباد
۲۵۔ مکرم محمد حسین صاحب ہبلی
۲۶۔ " ایم زین الدین صاحب پینگاڈی
۲۷۔ " فضل الرحمٰن صاحب کڈوداد
۲۸۔ " بشیر احمد صاحب نانڈیڑ
۲۹۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ پریکال
۳۰۔ مکرم عبد العزیز صاحب سرینگر
۳۱۔ محترمہ اہلیہ " " "
۳۲۔ دو فرزندان " " "
۳۳۔ محترمہ والدہ ڈاکٹر شمیم احمد صاحب آرہ

احباب جماعت بیرون ہند

۱۔ مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب کینیڈا
۲۔ " شیخ رفیق احمد صاحب امریکہ
۳۔ مسز سعیدہ صالح محمد صاحب لندن
۴۔ محترمہ اہلیہ جلال الدین عبد اللطیف صاحب امریکہ
۵۔ " اہلیہ عائشہ محمد عمر صاحب لندن
۶۔ مسز طاہرہ چوہدری صاحبہ لندن
۷۔ مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا
۸۔ محترمہ اہلیہ " " "
۹۔ مکرم منور احمد صاحب پسر عزیز احمد صاحب کینیڈا
۱۰۔ " تدبیر احمد صاحب " " "
۱۱۔ " غلام رحمانی صاحب انگلینڈ
۱۲۔ " سید رفیق احمد صاحب انگلینڈ
۱۳۔ محترمہ ناصرہ طیبہ صاحبہ بیگم سید رفیق احمد صاحب انگلینڈ
۱۴۔ " بیگم سید بشیر احمد صاحب انگلینڈ
۱۵۔ مکرم محمد ملک صاحب گلاسگو
۱۶۔ " اشرف صاحب گلاسگو
۱۷۔ مسز امۃ الحکیم شاہین صاحبہ لندن
۱۸۔ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب لندن
۱۹۔ محترمہ اہلیہ " " " "
۲۰۔ " حمیدہ بیگم اہلیہ اللہ دتہ صاحب انگلینڈ
۲۱۔ مکرم میر عبد اللہ صاحب انگلینڈ
۲۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ سمیع صاحبہ انگلینڈ
۲۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب سکوئز لندن
۲۴۔ " سید منظور علی صاحب امریکہ
۲۵۔ " سید وسیم احمد صاحب امریکہ
۲۶۔ محترمہ والدہ سید منظور علی صاحب و سید وسیم احمد صاحب
۲۷۔ " عطیہ بیگم صاحبہ کینیڈا
۲۸۔ مکرم محمد حنیف خان صاحب کینیڈا
۲۹۔ " محمد یحییٰ خان صاحب کینیڈا
۳۰۔ محترمہ سیدہ مریم حنا صاحبہ انگلینڈ
۳۱۔ مسز سردار بیگم صاحبہ مع چار دختران لندن
۳۲۔ محترمہ صالحہ غوری صاحبہ انگلینڈ
۳۳۔ مکرم محمد یامین ندیم صاحب مع فیملی انگلینڈ
۳۴۔ " عبد الباسط صاحب انگلینڈ
۳۵۔ " عبد القادر شاہد صاحب ابو ظہبی
۳۶۔ " بشارت احمد صاحب انگلینڈ
۳۷۔ محترمہ اہلیہ " " "
۳۸۔ محترمہ والدہ " " "
۳۹۔ محترمہ نسیمہ عظمت صاحبہ اہلیہ مکرم غلام سرور بٹ انگلینڈ
۴۰۔ مکرم ڈاکٹر ایس ایم شہاب احمد صاحب کینیڈا
۴۱۔ افراد جماعت سرینام جنوبی امریکہ

موضع سروپ والی میں دعوت عصرانہ

جناب سردار ہیندر سنگھ صاحب ایم ایل اے حلقہ قادیان نے عید الفطر کے بعد اپنے گاؤں موضع سروپ والی میں نئے منتخب صدر میونسپل کمیٹی قادیان شری رام پرکاش صاحب پربھاکر کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں قادیان سے قریباً بیس معززین کو مدعو کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم فضل الٰہی خانصاحب نائب ناظر امور عامہ اور چوہدری بدر الدین صاحب عامل ممبر میونسپل کمیٹی قادیان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ــــ وہاں ایک مختصر سی تقریب میں شری پربھاکر صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے اور قادیان سے گئے دوستوں کو خوش آمدید کہا گیا۔ سردار کشمیرا سنگھ صاحب چیئرمین اور متعدد معززین نے اس امر کا اظہار کیا کہ نئی انتظامیہ کے سامنے یہ امر خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کہ قادیان، جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے اور اب یہ انٹرنیشنل مقام کی طرح ہو گیا ہے کیونکہ مختلف ملکوں سے مختلف رنگ و نسل کے احمدی اپنے مرکز، قادیان کی زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں۔ انہیں شہر میں گھومتے دیکھ کر ہمیں بڑی مسرت ہوتی ہے۔ مگر ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ یہاں کی صفائی۔ سڑکوں، نالیوں کی درستی، بجلی اور پانی کی سپلائی وغیرہ امور پر خاص توجہ دیں۔

سردار ہیندر سنگھ صاحب ایم ایل اے نے بھی اظہار فرمایا کہ مجھے خود اس کا احساس ہے۔ چنانچہ میں نے دیگر گیارہ مقامات کے کاموں کو پیچھے ڈال کر قادیان میں واٹر سپلائی کے کام کو شروع کروا دیا ہے۔ آخر میں شری پربھاکر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اپنی عزت افزائی پر جناب ایم ایل اے صاحب اور دیگر ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور مقدور بھر قادیان کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

(نامہ نگار)

افطاری کے لئے مرکز میں رقوم بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے افطاری کے لئے رقوم بھجوائیں تاکہ رمضان المبارک میں قادیان کے روزہ داروں کی افطاری کروائی جائے۔ چنانچہ دفتر امارت مقامی کی طرف سے ان کی خواہش کے مطابق افطاری کا انتظام کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

۱۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ
۲۔ " ایم اے محمد صاحب کوڈیاتھور
۳۔ " ارشد خان صاحب لندن
۴۔ مکرم اسلم خان صاحب مرحوم لندن
۵۔ " رشید احمد خان صاحب عادل آباد
۶۔ محترمہ اکبری اسماعیل صاحبہ لندن
۷۔ " رشیدہ چوہدری صاحبہ لندن
۸۔ مکرم سلطان احمد صاحب دوبہ نیلر
۹۔ " سید سجاد احمد صاحب رانچی
۱۰۔ جماعت احمدیہ کلکتہ
۱۱۔ مکرم طاہر احمد صاحب حیدر آباد
۱۲۔ محترمہ سیدہ شمشہ خاتون صاحبہ کوڈ
۱۳۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب لندن

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Manufacturers & order Suppliers.
PHONES: 52325 - 52686 P.P
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس ۲۹/۲ ہیر کھنیہ بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, Second Main Road
C.I.T. Colony
MADRAS - 600004.
PHONE: 76360

سرینگر کشمیر میں آٹھویں سالانہ کانفرنس

اس سال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس سرینگر میں ۹ و ۱۰ ستمبر بروز اتوار و سوموار منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پروگرام کے اوقات بہ تفصیل ذیل ہوں گے:۔

۹ ستمبر بروز اتوار ـــــ ۳ بجے بعد دوپہر تا ۸ بجے شب

۱۰ ستمبر بروز سوموار ـــــ ۹ بجے صبح تا ۲ بجے دوپہر

٭ ـــ اس کانفرنس کے لئے محترم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت سرینگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو نائب صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

٭ ـــ کشمیر کی جملہ جماعتوں اور انفرادی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا "چندہ برائے کانفرنس سرینگر" مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

٭ ـــ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اس سال بعض مجبوریوں کی بناء پر کانفرنس میں خواتین کی شمولیت اور رہائش کا انتظام نہیں کیا جاسکا ہے۔

٭ ـــ اس روحانی اجتماع میں شریک ہونے والے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ کشمیر کے موسم اور اپنی عادت کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

٭ ـــ وادیٔ کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے جو دوست اس کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی آمد اور تعداد افراد سے مندرجہ ذیل پتہ پر قبل از وقت مطلع فرمائیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر طرح کامیاب فرمائے آمین:

المشتہر

محمد حمید کوثر ۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر

احمدیہ مسجد متصل آئی جی پی آفس۔ سرینگر

Ahmadiyya Masjid
Near I. G. P. Office
SRINAGAR - 190009. (Kashmir)

"زکوٰۃ" کی ادائیگی کیوں ضروری ہے؟

• ـــ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس کی بانشرح ادائیگی ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

• ـــ زکوٰۃ کی ادائیگی مومنین کے اموال کو پاک کرتی اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتی ہے۔

• ـــ اس اہم فریضہ کی بجاآوری سے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پیدا ہو کر اس کے ساتھ گہرا قلبی تعلق قائم ہوتا ہے۔

• ـــ فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کی نفسانی خواہشات اور کمزوریوں کی بیخ کنی ہوتی ہے اور انسانی برادری کے تئیں ایثار و قربانی کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

• ـــ اس اہم فریضہ کی بجاآوری کی اہمیت کا اندازہ اسلامی تاریخ کے اس ایک واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد بعض عرب قبائل کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکاری ہونے کی صورت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے قبائل کے ساتھ سختی سے پیش آنے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فریضہ کی ادائیگی تعمیر اسلامی کی عملی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام صاحب نصاب احباب جماعت کو اس اہم اور بنیادی رکن کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہونے اور اس کے مطابق اس کی احسن رنگ میں بجاآوری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مکرم شیخ علی احمد صاحب ساکن کیرنگ حال بیرام پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام "شیخ ناصر علی احمد" تجویز ہوا ہے۔ مکرم شیخ علی احمد صاحب نے اس خوشی میں بہ تفصیل ذیل مبلغ یکصد روپیہ چندہ ارسال فرمایا ہے۔ مبلغ ۵۰/ روپے بغرض تقسیم شیرینی۔ ۲۰/ روپے درویش فنڈ۔ ۱۵/ روپے اعانت بدر اور ۱۵/ روپے شکرانہ فنڈ۔

احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے

مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

درخواست دعا: ـ محترمہ سعیدہ اختر حیات صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب حیات آف لندن، دختر شیخ مولا بخش صاحب درویش مرحوم، شدید طور پر بیمار اور زیر علاج ہیں۔ دل اور پھیپھڑوں میں درد ہے احباب سے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

موصی احباب کی خاص توجہ کیلئے

حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کردینا بہتر ہوتا ہے!

جن مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے، وصیت کے مطابق انہیں اپنا حصہ جائیداد تو ضرور ادا کرنا ہے۔ لیکن موصی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصہ جائیداد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصہ جائیداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں یا حصہ جائیداد کی ادائیگی نہیں کرتے اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان لانے کی اجازت دیئے جانے یا موصی کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اس لئے موصی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کر دینے کی کوشش فرما دیں۔ تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا۔ مہاراشٹر۔ کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید و تشخیص کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت، معلمین و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۸ ۹/۶۹
بمبئی	۹ ۹/۶۹	۵	۱۵
یادگیر	۱۶	۵	۲۱
تیماپور	۲۱	۱	۲۲
دیودرگ	۲۲	۱	۲۳
گلبرگہ	۲۳	۱	۲۴
اڈکور	۲۴	۱	۲۵
ہبلی براستہ یادگیر	۲۷	۲	۲۹
لونڈہ	۲۹	۱	۳۰
بلگام براستہ ہبلی	۳۰	۱	۱ ۱۰/۶۹
سوربہ	۱ ۱۰/۶۹	۱	۲
ساگر	۲	۱	۳
شموگہ	۳	۲	۵
مرکرہ	۵	۲	۷
بنگلور	۷	۵	۱۲
مدراس	۱۳	۴	۱۷
حیدرآباد	۱۸ ۱۰/۶۹	۷	۲۵
سکندرآباد	۲۵	۲	۲۷ ۱۰/۶۹
شادنگر	۲۷	½	۲۷
جڑچرلہ	۲۷	½	۲۸
محبوب نگر	۲۸	۱	۲۹
وڈمان	۲۹	۱	۳۰
جنتہ کنٹہ	۳۰	۲	۲ ۱۱/۶۹
حیدرآباد	۲ ۱۱/۶۹	۴	۶
کلکتہ	۶	۷	۱۳
قادیان	۱۵ ۱۱/۶۹	-	-

دینی امتحان

برائے خدام و اطفال الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا امتحان دینی نصاب مورخہ ۲۱ ستمبر بروز اتوار منعقد ہوگا۔

سوالات کے پرچے ۱۵ ستمبر سے پہلے تمام مجالس میں پہنچ جائیں گے انشاء اللہ۔ زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اس امتحان میں شریک ہوں:

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)